فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا



المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ صحابیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

دُرُود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، فرماتے ہیں: ”اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ بے شک دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود نہ پڑھ لو۔“ (1)

ع کعبے کے بَدْرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرود
طیبہ کے شمس الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرود (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ شام اور واقعۂ نکاح

سرزمینِ مکہ میں آباد قبیلہ قریش کی معیشت کا زیادہ تر انحصار تجارت پر تھا کیونکہ یہ پوری وادی سنگلاخ و سخت پتھریلی چٹانوں پر مشتمل تھی جس کے چاروں

---

1 ... سنن الترمذی، ابواب الوتر، باب...فی فضل الصلاۃ...الخ، ص ۱۴۵، الحدیث: ۴۸۶.

2 ... حدائقِ بخشش، حصہ دُوم، ص ۲۶۴.

طرف دُور دُور تک بے آب و گیاہ اور لق ودَق صحرا پھیلے ہوئے تھے یہی وجہ تھی کہ یہاں زراعت اور کھیتی باڑی کے امکانات بالکل ختم ہو کر رہ گئے تھے۔ قریش کے افراد سال میں دو بار تجارتی سفر اختیار کرتے تھے، سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف۔ پارہ 30، سورۂ قریش کی آیت نمبر ایک اور دو میں اللہ رَبُّ الْعِزّت کا فرمان ہے:

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ۚ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اس لیے کہ قریش کو میل دِلایا۔ اُن کے جاڑے (سردی) اور گرمی دونوں کے کُوچ میں میل دِلایا (رغبت دِلائی)۔ (پ۳۰، قریش: ۱، ۲)

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرتِ علّامہ مفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ان آیات کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالٰی کی نعمتیں بے شمار ہیں ان میں سے ایک نعمتِ ظاہِرہ یہ ہے کہ اُس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دِلائی، اِن کی محبت اُن میں ڈالی، جاڑے (سردی) کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کے لئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے، یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اُٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اِقامت کرنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش۔[1]

1... خزائن العرفان، پ۳۰، سورۂ قریش، تحت الآیۃ ۲، ص ۱۱۲۱۔

قریش کی ایک باکِردار خاتون

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قبیلہ قریش کی ایک بہت ہی باہمت، بلند حوصلہ اور زِیرَک (عقل مند) خاتون تھیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت بہترین اوصاف سے نوازا تھا جن کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جاہلیت کے دَورِ شر و فساد میں ہی طاہِرہ کے پاکیزہ لقب سے مشہور ہو چکی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اعلیٰ صفات اور اعزازات کا ذِکْر کرتے ہوئے آپ کی سہیلی حضرتِ سیِّدَتُنا نَفِیسہ بنتِ مُنْیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''**کَانَتْ خَدِیجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ امْرَأَۃً حَازِمَۃً جَلْدَۃً شَرِیفَۃً مَعَ مَا أَرَادَ اللّٰہُ بِھَا مِنَ الْکَرَامَۃِ وَالْخَیْرِ وَھِیَ یَوْمَئِذٍ أَوْسَطُ قُرَیْشٍ نَسَبًا وَّأَعْظَمُھُمْ شَرَفًا وَّأَکْثَرُھُمْ مَالًا** یعنی حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُور اندیش، سلیقہ شعار، پریشانیوں اور مصیبتوں کے مقابلے میں بہت بلند حوصلہ وہمت رکھنے والی اور معزز خاتون تھیں، ساتھ ہی ساتھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عزت وشرف اور خیر وبھلائی سے بھی خوب نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قریش میں اعلیٰ نسب رکھنے والی، بہت ہی بلند رتبہ اور سب سے زیادہ مالدار خاتون تھیں۔''(1)

اوّلین اِزْدِواجی زندگی

دو۲ مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی ہو چکی تھی پہلے ابوہالہ بن زُرارہ

---

(1) ...الطبقات الکبریٰ، ذکر تزویج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۱/۱۰۵.

تمیمی سے ہوئی اِس کے فوت ہو جانے کے بعد عتیق بن عابِد مخزومی سے،[1] جب یہ بھی وفات پا گیا تو کئی رؤسائے قریش نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو شادی کے لئے پیغام دیا لیکن آپ نے انکار فرما دیا اور کسی کا بھی پیغام قبول نہ کیا چنانچہ اب اکیلے ہی اپنی اولاد کے ساتھ زندگی کے روز و شب گُزار رہی تھیں۔ حضرتِ نفیسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''**كُلُّ قَوْمِهَا كَانَ حَرِيصًا عَلَى نِكَاحِهَا لَوْ قَدَرَ عَلَى ذٰلِكَ قَدْ طَلَبُوهَا وَبَذَلُوا لَهَا الْأَمْوَالَ** قوم کے تمام اَفراد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے نِکاح کی خواہش رکھتے تھے کہ کاش! وہ اس کی قدرت رکھتے، وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو شادی کی درخواست کر چکے تھے اور اس مقصد کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو مال و زر بھی پیش کئے تھے۔'' (2)

دیانت دار آدمی کی تلاش

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بہت ہی زیادہ مال دار خاتون تھیں، دیگر قریشیوں کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی تجارت کیا کرتی تھیں، عام لوگوں کی نسبت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا سامانِ تجارت بہت زیادہ ہوتا تھا۔ روایت میں ہے کہ صرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مالِ تجارت سے لدے اُونٹ عام قریشیوں کے اُونٹوں کے برابر ہوتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا لوگوں کو مزدور

---

1 بعض رِوایات میں ہے کہ پہلے عتیق سے ہوئی اس کی وفات کے بعد ابوہالہ سے۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم. دیکھئے: [المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۳۹۲، الحدیث: ۱۸۵۲۲]

2 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر تزویج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۱/ ۱۰۵.

بھی رکھتی تھیں اور مُضَارَبَت[1] (Investment) کے طور پر بھی مال دیا کرتی تھیں۔[1] چنانچہ ہر تاجر کی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بھی ایسے ذِی شُعُور، سمجھ دار، ہوشیار، باصلاحیت اور سلیقہ مند افراد کی ضرورت رہتی ہو گی جو امین اور دیانت دار بھی ہوں۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہرت

ادھر سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسْنِ اَخلاق، راست بازی، ایمان داری اور دیانت داری کا شہرہ ہر خاص وعام کی زبان پر تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غیر معمولی اَخلاقی ومُعَاشَرَتی اوصاف کی بنا پر اخلاقی پستی کے اُس دَورِ جاہلیت میں ہی امین کہہ کر پکارے جانے لگے تھے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تک بھی اگرچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان صفاتِ عالیہ کی شہرت پہنچ چکی تھی اور اس وجہ سے آپ، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا سامان دے کر تجارتی قافلے کے ساتھ روانہ بھی کرنا چاہتی تھیں لیکن یہ خیال کر کے کہ پتا نہیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبول فرمائیں گے بھی یا نہیں، اپنا ارادہ ترک کر دیتیں۔[2]

---

1 یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو رب المال اور کام کرنے والے کو مُضَارِب اور مالِک نے جو دیا اسے راس المال کہتے ہیں۔ [بہار شریعت، مضاربت کا بیان، حصہ ۱۴، ۳/۱]

2 ...الطبقات الکبریٰ، تسمیۃ نساء المسلمات...الخ، ۴۰۹۶-ذکر خدیجۃ بنت خویلد، ۸/۱۲ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفرِ شام

ابو طالِب کی درخواست

شب و روز گزرتے رہے حتی کہ رسولِ خدا، احمدِ مجتبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے تقریباً 15 برس پہلے کا دَور آجاتا ہے۔ گزشتہ برسوں کی طرح اس برس بھی شام کے سفر پر جانے کے لئے اہلِ عرب کا تجارتی قافلہ تیار ہے، تاجِر حضرات تیاریوں میں مصروف ہیں، اس سال حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کی مالی حالت بہت کمزور ہے، غربت و مفلسی کے ہاتھوں مجبور ہو کر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اپنے بھتیجے حضرتِ سیّدنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قافلے کے ساتھ بھیجنے کا فیصلہ کرتے ہیں، مروی ہے کہ انہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: اے بھتیجے! میں ایسا آدمی ہوں جس کے پاس مال و دولت نہیں، ہمیں سنگین حالات درپیش ہیں، خشک سالی کے بُرے سال برقرار ہیں اور ہمارے پاس ساز و سامان ہے نہ مالِ تجارت۔ یہ آپ کی قوم کا قافلہ شام کی طرف روانہ ہونے والا ہے اور خدیجہ بنتِ خُوَیلِد بھی قوم کے بیشتر افراد کو قافلے میں بھیج رہی ہیں جو اس کے مال سے تجارت کریں گے اور نفع پائیں گے۔ اگر آپ ان کے پاس جائیں اور ان کا مال خود لے جانے کی پیشکش کریں تو مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کا انتخاب کرنے میں دیر نہیں کریں گی مزید یہ کہ آپ کو دوسروں پر فضیلت دیں گی کیونکہ اُنہیں آپ کی طہارت و پاکیزگی کی خبریں پہنچی ہوئی ہیں۔ اگرچہ میں،

آپ کا شام جانا پسند نہیں کرتا اور آپ کی جان پر یہودیوں کی طرف سے اندیشہ کرتا ہوں لیکن اب اس کے سِوا کوئی چارہ بھی نہیں۔[1]

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جواب

جب ابو طالِب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس جاکر خود کو تجارت کے لئے پیش کرنے کا کہا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کے پاس سائل و طالِب بن کر جانے کو ناپسند جانا، رِوایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً اِرشاد فرمایا: ”**فَلَعَلَّهَا اَنْ تُرْسِلَ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ** شاید کہ وہ خود ہی مجھے اس سلسلے میں بُلا بھیجے۔“ اس پر ابو طالِب نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ وہ کسی اور کو منتخب کرلیں گی اور پھر آپ ایسی چیز کو طلب کریں گے جو منہ پھیر چکی ہو گی۔[2]

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجارت کی پیشکش

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ابو طالب کے درمیان ہونے والی بات چیت پہنچ گئی۔ اس سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو رسولِ امین، صاحبِ قرآنِ مُبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راست گوئی، عظیم امانتداری اور مَحَاسِنِ اَخلاق کے بارے میں معلوم ہو چکا تھا (اور اسی

---

1 ...دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل الحادی عشر، ذکر خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام ثانیا...الخ، ۱/۱۷۳.

2 ...المرجع السابق.

باعث آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ تجارت کے ساتھ روانہ بھی کرنا چاہتی تھیں) لیکن پھر فرماتیں: پتا نہیں، حُضُور اس کا ارادہ رکھتے بھی ہیں کہ نہیں؟ (جب ابوطالِب اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان ہونے والی بات چیت سے اُنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمادگی کا اِظہار دیکھا تو) پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا بھیجا اور عرض کیا: "**اِنَّہٗ قَدْ دَعَانِیْ اِلَی الْبَعْثَۃِ اِلَیْکَ مَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدِیْثِکَ وَ عِظَمِ اَمَانَتِکَ وَ کَرَمِ اَخْلَاقِکَ وَ اَنَا اُعْطِیْکَ ضِعْفَ مَا اُعْطِیْ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِکَ** آپ کو بُلا بھیجنے کی وجہ صرف وہ بات ہے جو مجھے آپ کی سچائی، امانت داری اور مَحاسِنِ اَخلاق کے بارے میں پہنچی ہے، اگر آپ میرے مال کو تجارت کے لئے لے جانے کی پیشکش قبول فرمالیں تو میں آپ کو اس کی نسبت دُگنا مُعاوَضہ دوں گی جو آپ کی قوم کے دوسرے لوگوں کو دیتی ہوں۔"

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قبول فرمالیا۔ جب اپنے چچا ابوطالِب سے اس کا ذِکر کیا تو وہ کہنے لگے: "**اِنَّ ھٰذَا لَرِزْقٌ سَاقَہُ اللہُ اِلَیْکَ** بے شک یہ رِزْق ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔"[1]

سفر پر روانگی

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غلام میسرہ کو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کر دیا تھا اور یہ تاکید کی کہ کسی بات میں آپ صَلَّی اللہُ

1 ... المرجع السابق، ملتقطاً.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی نہ کرے اور نہ آپ کی رائے سے اِخْتِلاف کرے۔ روانگی سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچاؤں نے قافلے والوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شفقت کرنے کا کہا۔ بوقتِ روانگی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بادل نے سایہ کیا ہوا تھا۔[1]

ملکِ شام آمد اور عیسائی راہِب کا کلام

سیّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور میسرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سفر کرتے کرتے جب شام پہنچے تو یہاں انہوں نے بُصریٰ کے بازار میں ایک درخت کے سائے تلے پڑاؤ کیا اس کے قریب ہی ایک عیسائی راہِب نَسْطُورا کی عِبادت گاہ واقع تھی، راہِب چونکہ میسرہ کو پہلے سے ہی جانتے تھے چنانچہ جب اُنہوں نے میسرہ کو دیکھا تو کہنے لگے: ”**یَامَیْسَرَۃُ! مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ تَحْتَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ**؟ اے میسرہ! یہ اس درخت کے نیچے پڑاؤ کرنے والے شخص کون ہیں؟“ میسرہ نے کہا: حَرَم والوں میں سے قریش کے ہی ایک فرد ہیں۔ راہِب نے کہا: اس درخت کے سائے میں نبی کے سِوا کوئی نہیں ٹھہرا۔ پھر پوچھا: ”**فِیْ عَیْنَیْہِ حُمْرَۃٌ**؟ اِن کی آنکھوں میں سرخی ہے؟“ میسرہ نے کہا: ہاں، ہے اور وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اس پر راہِب کہنے لگا: ”**ھُوَ ھُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ یَا لَیْتَ اَنِّیْ اُدْرِکُہٗ حِیْنَ یُؤْمَرُ بِالْخُرُوْجِ** یہی ہیں، یہی آخری نبی ہیں، اے کاش! میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُس وَقْت پا سکوں جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور...الخ، الباب الثالث، ۲/۲۱۵، بتقدم وتأخر.

وَسَلَّم کو اعلانِ نبوت کا حکم ہوگا۔ “[1]

ایک رِوایَت میں ہے کہ جب راہِب نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بادل کو سایہ فگن دیکھا تو گھبرا کر پوچھا: تم کون ہو؟ حضرتِ میسرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: خدیجہ کا غلام میسرہ۔ پھر وہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ اقدس اور قَدَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کو بوسہ دیتے ہوئے کہا: ”**اٰمَنْتُ بِکَ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ الَّذِیْ ذَکَرَہُ اللّٰہُ فِی التَّوْرَاۃِ** میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی ہیں جن کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں ذکر فرمایا ہے۔“ پھر کہا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آپ میں ایک علامت کے سِوا بقیہ سب علامات دیکھ لی ہیں، آپ میرے سامنے اپنے دَوْشِ مُبارَک (کندھوں) سے کپڑا ہٹایئے تاکہ میں وہ علامت بھی دیکھ لوں۔ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اپنے دَوْشِ مُبارَک سے کپڑا ہٹایا تو وہاں مہرِ نبوت جگمگا رہی تھی۔ عیسائی راہب نے جو اسے دیکھا تو بوسے دینے لگا اور کہا: ”**اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الَّذِیْ بَشَّرَ بِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاِنَّہٗ قَالَ: لَا یَنْزِلُ بَعْدِیْ تَحْتَ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ اِلَّا النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْعَرَبِیُّ الْمَکِّیُّ صَاحِبُ الْحَوْضِ وَ الشَّفَاعَۃِ وَ صَاحِبُ لِوَآءِ الْحَمْدِ**

---

1 ... الطبقات الکبری، ذکر علامات النبوۃ...الخ، ١/١٢٤.

میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے وہ اُمّی رسول و نبی ہیں جن کی حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بشارت دی تھی، اُنہوں نے فرمایا تھا: میرے بعد اس درخت کے نیچے وہ نبی ٹھہرے گا جو اُمّی، ہاشمی، عَرَبی اور مکی ہیں، وہ حوضِ کوثر کے مالِک ہیں، شفاعتِ کبریٰ انہی کے حصے میں آئے گی اور بروزِ قیامت حمد کا جھنڈا انہی کے دستِ اقدس میں ہو گا۔"

عیسائی راہِب کا یہ کلام میسرہ نے اپنے ذِہن میں محفوظ کرلیا۔[1]

لات وعُزّٰی کی قسم کھانے سے انکار

بازارِ بُصریٰ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سامان فروخت فرمایا اور واپسی کے لئے خریداری فرمائی اس دوران کسی سامان کے سلسلے میں ایک شخص کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِخْتِلاف ہو گیا، اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لات وعُزّٰی کی قسم کھانے کا کہا۔ جس کے جواب میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ہرگز ان کی قسم نہیں کھاؤں گا، میں تو جب ان کے پاس سے گزرتا ہوں تب بھی ان کی طرف تَوَجُّہ نہیں کرتا۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ کی بات حق ہے۔ پھر اس نے میسرہ کو تنہائی میں لے جاکر کہا: "**یَا مَیْسَرَۃُ! ھٰذَا نَبِیُّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنَّہٗ لَھُوَ تَجِدُہٗ اَحْبَارُنَا مَنْعُوْتًا فِیْ کُتُبِھِمْ** اے میسرہ! یہ اِس اُمّت کے نبی ہیں، اُس ذات کی

1 ... سبل الھدی والرشاد، جماع أبواب بعض الامور... الخ، الباب الثالث، ٢/٢١٥۔

قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہی وہ ہستی ہیں جن کی صِفات ہمارے عُلَما اپنی کتابوں میں پاتے ہیں۔"

میسرہ نے یہ بات بھی ذہن میں محفوظ کرلی۔[1]

گزشتہ سالوں سے بڑھ کر نفع

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صدقے اس تجارت میں اس قدر برکت اور نفع عطا فرمایا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ اتنا کثیر نفع دیکھ کر حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے غلام میسرہ نے کہا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اتنا زیادہ نفع کبھی نہیں دیکھا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت ہوا ہے۔[2]

میسرہ کے دل میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت

خرید وفروخت سے فارِغ ہو کر قافلے والوں نے واپسی کے لئے سفر شروع کر دیا۔ اَثنائے راہ میسرہ نے دیکھا کہ جب دوپہر ہوتی اور گرمی شدید ہو جاتی تو دو فِرِشتے سورج سے بچاؤ کے لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ فگن ہو جاتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میسرہ کے دل میں رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور... الخ، الباب الثالث، ۲/۲۱۵.
والوفاء بأحوال المصطفی، ابواب بدایۃ نبینا، الباب الرابع والاربعون فی ذکر خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام... الخ، ۱/۱۱۷.

2 ... شرف المصطفی، جامع ابواب ظھورہ... الخ، فصل ذکر ابتداء قصتہ صلی اللہ علیہ وسلم مع خدیجۃ رضی اللہ عنھا واسلامھا، ۱/۴۱۰، ملتقطاً.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ڈال دی تھی لہٰذا وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُوبرو ایسے ہوتے کہ گویا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام ہیں۔

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکہ آمد

واپسی پر جب قافلہ مَرَّ الظَّہْرَان[1] کے مقام پر پہنچا تو میسرہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کیا: ایسا ممکن ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس مجھ سے پہلے پہنچ جائیں اور انہیں تجارت میں ہونے والے نفع کی خوش خبری سنائیں؟ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میسرہ کی یہ درخواست قبول فرمائی اور سرخ رنگ کے ایک جوان اُونٹ پر سوار ہو کر آگے بڑھ گئے۔ نِصْفُ النَّہار (دوپہر) کے وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **مکہ مُعَظَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں داخِل ہوئے۔ اِس وَقْت حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے مکان کے بالاخانے میں تھیں اور ان کے ساتھ چند عورتیں تھیں جن میں حضرت نَفِیْسَہ بنتِ مُنْیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی تھیں۔ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکہ میں داخِل ہوتے وَقْت دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُونٹ پر سوار تھے اور دو فِرِشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ساتھی عورتوں نے اِسے دیکھ کر تَعَجُّب کیا۔[2]

---

1 یہ مکہ و مدینہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے درمیان ایک وادی ہے۔ اس کا عام نام بطنِ مَرْوْ ہے۔ [سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور...الخ، الباب الثالث عشر، ۱/۲۲۰]

2 ... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور...الخ، الباب الثالث، ۲/۲۱۶، ملتقطاً.

واقعے کی تصدیق

جب رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس پہنچے اور اِنہیں تجارت میں ہونے والے نفع کے بارے میں بتایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اس پر بہت خوش ہوئیں۔ اور آپ نے فِرشتوں کو جو حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ فگن دیکھا تھا اس کی تصدیق کرنی چاہی کہ آیا وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہی تھے یا کسی اور کے لئے؟ چنانچہ اس کی تدبیر آپ نے یہ کی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میسرہ کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں اسے کُھلے جنگل میں پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے درخواست کی کہ جلدی سے اس کی طرف جائیے تاکہ وہ آنے میں جلدی کرے۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی درخواست قبول فرمائی اور جانور پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بالاخانہ پر چڑھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھنے لگی۔ اور دوبارہ فِرشتوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ فگن دیکھ کر یقین کر لیا کہ وہ آپ ہی کے لئے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میسرہ نے آکر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اپنے مُشاہدات بتائے، عیسائی راہب نَسْطُورا اور اس شخص سے بات چیت کے بارے میں بھی بتایا جس کے ساتھ خرید وفروخت کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا اِختِلاف ہو گیا تھا۔ جب حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے تجارت میں پچھلے برسوں کی نسبت بہت زیادہ نفع دیکھا تو طے شدہ مقدار سے بھی دُگنا مال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔[1]

وَرَقہ بن نوفل سے تذکرہ

وَرَقہ بن نوفل، حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چچازاد بھائی تھے، انہوں نے دینِ عیسائیت اختیار کر لیا تھا، آسمانی کُتُب کا مُطالَعہ بھی کیا ہوا تھا اور ایک بڑے عالم تھے۔ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فِرِشتوں کا حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کرنا اور نَسْطُورا راہِب اور دیگر واقعات کا تذکرہ جب وَرَقہ بن نوفل سے کیا تو وہ کہنے لگے: "**لَئِنْ کَانَ ھٰذَا حَقًّا یَا خَدِیْجَۃُ اِنَّ مُحَمَّدًا لَنَبِیُّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّہٗ کَائِنٌ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ نَبِیٌّ یُنْتَظَرُ ھٰذَا زَمَانُہٗ** یعنی اے خدیجہ! اگر یہ سچ ہے تو بے شک **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس اُمَّت کے نبی ہیں، میں پہچان گیا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس اُمَّت کے وہی نبی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا تھا، یہ آپ کا ہی زمانہ ہے۔"[2]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا سبب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے نِکاح کا ایک سبب تو یہی

---

1 ... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور... الخ، الباب الثالث، ۲/۲۱۶، بتقدم وتأخر.

2 ... السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، حدیث بنیان الکعبۃ، ۱/۱۶۱.

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفرِ شام ہوا کہ جب حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے میسرہ کی زبانی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغمبرانہ اوصاف سماعت کئے اور خود بھی فِرِشتوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کئے دیکھا تو یہ باتیں ان کے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کرنے میں رغبت کا باعث بنیں۔ نیز یہ بھی مروی ہے کہ خواتینِ قریش کی ایک عید ہوا کرتی تھی جس میں وہ بَیْتُ اللّٰہ شریف میں جمع ہوتیں۔ ایک دن اسی سلسلے میں وہ یہاں جمع تھیں کہ ملکِ شام کا ایک یہودی یا عیسائی شخص آیا اور انہیں پکار کر کہا: اے گروہِ قُرَیش کی عورتو! عنقریب تم میں ایک نبی ظاہِر ہو گا جسے احمد کہا جائے گا، تم میں سے جو عورت بھی ان کی زَوْجہ بننے کا شرف حاصل کر سکتی ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ یہ سن کر عورتوں نے اسے پتھر و کنکر مارے، بہت بُرا بھلا کہا اور نہایت سخت کلامی کی لیکن حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے خاموشی اختیار فرمائی اور اس بات سے منہ نہیں موڑا جس سے دیگر عورتوں نے منہ موڑ لیا تھا بلکہ اسے اپنے ذِہن میں محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد جب میسرہ نے آپ کو وہ نِشانیاں بتائیں جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور خود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے بھی جو کچھ دیکھا تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ذِہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اُس یہودی نے سچ کہا تھا تو وہ یہی شخص ہو سکتے ہیں۔[1]

1... سبل الھدیٰ والرشاد، جماع ابواب بعض الامور...الخ، الباب الرابع عشر، ۲/۲۲۲. والوفاء باحوال المصطفي، الباب الرابع فی بیان ذکرہ فی التوراۃ...الخ، ۱/۵٦.

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی جانب سے نِکاح کی پیشکش

چنانچہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیغمبرانہ اَخلاق و عادات سے متأثر ہو کر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی سہیلی نَفِیْسَہ بنتِ مُنْیَہ کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا معلوم کرنے کے لئے بھیجا، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضِر ہو کر عَرض کیا: اے **مُحَمَّد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو شادی سے کس بات نے روکا ہوا ہے؟ فرمایا: میرے پاس کوئی مال نہیں جس کے ذریعے میں شادی کر سکوں۔ میں نے کہا: اگر مال کی طرف سے آپ کو بے پرواہ کر دیا جائے اور پھر حسین و جمیل، مال دار اور مُعزّز عورت سے نِکاح کی دعوت دی جائے جو حسب و نسب کے اعتبار سے آپ کی کفو[1] ہو تو کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسے قبول نہیں فرمالیں گے؟ رسولِ مُکَرَّم، شَفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

---

1 کفو کے لغوی معنیٰ مُماثَلَت اور برابری کے ہیں۔ ملک العلماء حضرتِ علّامہ محمد ظفر الدین بہاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "محاورۂ عام (یعنی عام بول چال) میں فقط ہم قوم کو کفو کہتے ہیں اور شرعاً وہ کفو ہے کہ نسب یا مذہب یا پیشے یا چال چلن یا کسی بات میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نِکاح ہونا اولیاءِ زن (یعنی عورت کے باپ دادا وغیرہ) کے لئے عرفاً باعثِ ننگ وعار (شرمندگی وبدنامی کا سبب) ہو۔
[فتاویٰ ملک العلماء، کتاب النکاح، ص ۲۰۶]

نوٹ: کفو کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، جلد دُوم، حصہ ساتْ، صفحہ 53 تا 57 اور پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 361 تا 384 کا مُطالعہ فرمایئے۔

استفسار فرمایا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے لئے یہ کیونکر ممکن ہے؟ میں نے کہا: اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ فرمایا: (اگر یہ بات ہے) تو پھر میں تیار ہوں۔[1]

تقریبِ نِکاح اور اس کی تاریخ

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا معلوم کرنے کے بعد نَفِیْسَہ بنتِ مُنْیَہ، حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مُبارَک ہو! محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی خواستگاری فرماتے ہیں، اس پر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت خوش ہوئیں اور اِظہارِ مَسَرَّت کیا۔ پھر کسی کو اپنے چچا عمرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ بوقتِ عَقْد وہ بھی موجود ہوں۔ اِدھر حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ابوطالِب، حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بعض دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرتِ ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور قبیلہ مُضَر کے دیگر رؤسا کے ساتھ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکان پر تشریف لائے اور نِکاح فرمایا۔ نِکاح کی یہ پُرسعید تقریب سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو ماہ 25 دن بعد مُنْعَقِد ہوئی۔[2] اور سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی

1 ... الطبقات الکبریٰ، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۱/۱۰۵.

2 ... مدارج النبوۃ، باب دوم در کفالت عبد المطلب...الخ، ۲/۲۷.

والمواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۰۱.

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر قیامت تک کے تمام مؤمنین کی ماں یعنی اُمُّ المؤمنین ہونے کا شرف حاصِل کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو طالِب کا خطبہ

سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عَقْدِ نِکاح کے اس مُبارَک موقع پر ابوطالِب نے ایک بلیغ خطبہ پڑھا جس کا مضمون یہ ہے: "سب تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے ہمیں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرزند حضرتِ اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی نسل سے بنایا، ہمیں مَعَدّ و مُضَر کی لڑی سے پیدا فرمایا، اپنے گھر کعبہ کا مُحافِظ اور حَرَم شریف کا مُتَوَلّی بنایا، ہمارے لئے ایسا گھر بنایا جس کا حج کیا جاتا ہے، ایسا حَرَم بنایا جس میں آنے والا امان میں رہتا ہے اور ہمیں لوگوں پر حاکم بنایا۔ یقیناً میرا یہ بھتیجا **مُحَمَّد بِن عَبْدُ اللہ** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایسا جوان ہے کہ کوئی مَرد اِس کے ہم پلہ نہیں، یہ سب پر بھاری ہے، مال میں اگرچہ کم ہے لیکن مال ڈھلتی چھاؤں ہے جو ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہتا ہے جبکہ میرا بھتیجا ان اعلیٰ نسب لوگوں میں سے ہے جن کی قرابت داری تم جانتے ہو۔ اس نے خدیجہ بنتِ خُوَیلد کو نِکاح کا پیغام دیا ہے اور میرے مال میں سے اتنا اتنا مال نقد اور اُدھار بطورِ مہر دیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کے بعد میرے اس بھتیجے کے لئے بہت بڑی خبر اور بہت بزرگی والا مُعاملہ ہے۔"(1)

(1) ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۰۱.

وَرَقَہ بن نَوْفَل کا خطبہ

ابو طالِب کے خطبہ مکمل کر لینے کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چچا زاد بھائی وَرَقَہ بن نَوْفَل نے بھی خطبہ پڑھا، انہوں نے کہا: "سب تعریفیں اس خُدائے بزرگ وبرتر کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایسا بنایا جیسا کہ ابو طالِب بیان کر چکے ہیں اور ہمیں وہ فضیلت بخشی جس کا اُنہوں نے ذکر کیا۔ چونکہ ہم تمام اہلِ عرب کے سردار اور ان کے پیشوا ہیں اور تم سب بھی ان تمام فضیلتوں کے اہل اور جامِع ہو کہ کوئی گروہ تمہاری فضیلت کا انکار نہیں کر سکتا اور کوئی ایک شخص بھی تمہارے فخر وشرف کو رَدّ نہیں کر سکتا اس لئے ہماری خواہش ہے کہ تمہارے ساتھ عَقْدِ نِکاح کے ذریعہ اِتِّصال ویگانگت (یعنی قریب کی رشتہ داری) ہو جائے۔ اے گروہِ قریش! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے 400 دینار مہر کے عِوَض خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو **مُحَمَّد بِن عَبْدُ اللّٰہ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زوجیت میں دیا۔"

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چچا عمرو بن اسد کا خطبہ

جب وَرَقَہ بن نوفل کا خطبہ ختم ہو چکا تو ابو طالِب نے کہا: اے وَرَقَہ! میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد بھی خطبے میں شریک ہوں، چنانچہ پھر عمرو بن اسد نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: اے گروہِ قُرَیش! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اپنی بھتیجی خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد کو **مُحَمَّد بن عَبْدُ اللّٰہ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زوجیت میں دیا۔[1]

1 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ، ۱/ ۳۷۷

بَرات کا کھانا

نِکاح کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کیا: اپنے چچا سے فرمایئے کہ اُونٹوں میں سے ایک اُونٹ ذَبْح کر کے لوگوں کو کھانا کِھلائیں۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لایئے اور اپنی اہلیہ سے باتیں کیجئے۔ چنانچہ لوگوں کو کھانا کِھلانے کے بعد رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے باتیں فرمائیں، اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔ ابو طالِب نے اس شادی پر بڑی مَسَرَّت کا اِظہار کیا اور کہا: "**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْکَرْبَ وَ رَفَعَ عَنَّا الْھُمُوْمَ** سب خوبیاں اس ذات کے لئے جس نے ہم سے مصیبتیں دُور فرمائیں اور ہم سے غموں کو اٹھایا۔"[1]

اس طرح شادی کی یہ پُر سعید تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ غور...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا دم بھرنے والیو! غور کرو کہ دو جہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاحِ مُبارَک کی یہ عظیمُ الشّان و عدیمُ الْمِثال تقریب کس

---

1 ... المرجع السابق، ص ۳۸۹ .

سادَگی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی، اس میں ہمارے لئے شادی و نِکاح وغیرہ خوشی کے مَواقع پر سادَگی اپنانے کی عَمَلی ترغیب ہے، اے کاش! ہم گناہوں بھری اور اَخلاقی قدروں سے گری ہوئی رُسوم سے اجتناب کرتے ہوئے اور شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سادَگی کے ساتھ تقریبات کا اِنْعِقاد کیا کریں۔

ع شادیوں میں مت گُنہ نادان کر
خانہ بربادی کا مت سامان کر
سادَگی شادی میں ہو سادہ جہیز
جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز
چھوڑ دے سارے غَلَط رَسم و رواج
سنَّتوں پہ چلنے کا کر عَہد آج [1]

نیز اس سے سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم شان بھی معلوم ہوئی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیغمبرانہ اَخلاق اور احسن عادات کی بدولت اِعْلانِ نبوت سے پہلے ہی مشہور ہو چکے تھے، ہر خاص وعام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دلدادہ تھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِنہیں اَخلاق سے متأثر ہو کر سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، جنھوں نے بڑے بڑے سردارانِ عرب کے پیغامات کو ٹھکرا دیا تھا، خود آپ صَلَّی اللہُ

---

1 ... وسائل بخشش، ص۷۰۶۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیغامِ نِکاح بھیجا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطِر شاہانہ زندگی کو ٹھکرادیا اور ہر کٹھن سے کٹھن مرحلے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔

دُعا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے قدموں کی دُھول کے صدقے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ایسا جذبہ عقیدت اور ایسی توفیق سعید عطا فرمائے کہ ہم اپنا تن من دھن سب کچھ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کرنے والیاں بن جائیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کو عَمَلی طور پر اَپنائیں، دِیْنِ اِسلام کی خوب خوب خدمت کرنے کی سعادت پائیں اور اس راہ میں آنے والی کسی بھی مشکل کو خاطِر میں نہ لائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فِدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

✳-✳-✳-✳-✳

❶ ... حدائق بخشش، حصہ اوّل، ص۱۰۹.

ابتدائے اسلام میں سیّدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آفاقِ عالَم کو اپنے جلوؤں سے چمکاتے اور خوشبوؤں سے مہکاتے عرب کے ریگزاروں و کوہساروں میں مُبارَک حَیات کے لمحات گزارتے رہے حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعْلانِ نبوت کا زمانہ قریب آ گیا، ظہورِ نبوت کے قریب خلوت نشینی کی محبت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اقدس میں ڈال دی گئی تھی لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ تھوڑا بہت طعام (کھانا) اپنے ساتھ لے جا کر **مکہ مُکَرَّمَہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع جبل نور کے غارِ حرا میں کئی کئی روز تک خلوت نشین ہو جاتے اور ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہتے۔ شب و روز اسی طرح بسر ہوتے گئے کہ عامُ الفیل کے 41ویں سال، جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک 40 برس ہو چکی تھی ربیع الاوّل یا رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے مہینے میں پہلی وحی نازِل ہوئی۔[1]

بے مثال رفیقۂ حیات

اس موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مثالی کِردار ادا کیا، رسولِ نامدار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے سے لے کر آخری دم تک رات دن قدم بہ قدم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

---

1 ... مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، دقائق حقائق بعثتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۰۳، ملتقطًا.

ساتھ دیا۔ غارِ حرا میں پہلی وحی نازِل ہونے کے بعد جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ اقدس کانپ رہا تھا تب حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوب حوصلہ افزائی کی، چنانچہ اس کا تفصیلی واقعہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی بخاری شریف کی حدیث میں کچھ اس طرح مذکور ہے:

پہلی وحی کا نُزُول

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ شروع شروع میں جس وحی کی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ابتدا ہوئی وہ سوتے میں سچے خواب تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کے ظُہُور کی طرح ظاہِر ہو جاتا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خلوت پسند (تنہائی پسند) ہو گئے اور غارِ حرا میں خلوت فرمانے لگے، کاشانۂ اقدس (مبارک وپاکیزہ گھر) لوٹنے سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عِبادت کرتے اور اس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے تھے۔ پھر حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس تشریف لاتے اور اتنی ہی چیزیں پھر لے جاتے حتی کہ وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی نازِل ہوئی چنانچہ ایک دن فِرِشتے نے حاضِر ہو کر کہا: اِقْرَاْ پڑھئے۔ فرمایا: ”مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ میں نہیں پڑھنے والا۔“ فِرِشتے نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکڑا

اور گلے لگا کر خوب زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا: اِقۡرَاۡ پڑھئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر وہی فرمایا کہ میں نہیں پڑھنے والا۔ اس نے دوبارہ گلے لگا کر خوب زور سے دبایا اور پھر چھوڑ کر کہا: اِقۡرَاۡ پڑھئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر وہی جواب دیا کہ میں نہیں پڑھنے والا۔ اس نے تیسری بار گلے لگا کر خوب زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک (بوند) سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا ربّ ہی سب سے بڑا کریم۔ (پ۳۰، العلق: ۱-۳)

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وحی لے کر اس حالت میں واپس ہوئے کہ قلبِ اقدس کانپ رہا تھا، حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس پہنچ کر فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو۔ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی حتی کہ جب قلبِ اقدس سے رعب کی کیفیت جاتی رہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا: مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے کہا: ایسا ہرگز نہ ہو گا، بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رُسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کے لئے کماتے، مہمان کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔

ورقہ بن نوفل کے پاس

اس کے بعد حضرتِ سیّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وَرَقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں نصرانی (عیسائی) ہو گئے تھے، عِبْرانی زبان میں کتابت کیا کرتے تھے اور جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو منظور ہوتا انجیل کو عِبْرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، اس وقت عمر رسیدہ اور بینائی سے محروم تھے۔ ان سے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنئے۔ وَرَقہ بن نوفل نے کہا: اے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو دیکھا تھا اِنہیں بتایا۔ اس پر وَرَقہ نے کہا: یہ وہی فِرِشتہ ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اتارا تھا، اے کاش! ان دنوں میں جوان ہوتا، اے کاش! اُس وقت میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نِکالے گی۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: کیا میری قوم مجھے نِکالے گی؟ کہا: ہاں! جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس سے دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے آپ کا وہ زمانہ نصیب ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھرپور مدد کروں گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف بدء الوحی... الخ، الحدیث: ٣، ص ٦٥.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اندیشہ ظاہِر فرمانے پر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی و اطمینان دِلاتے ہوئے جو کچھ عرض کیا یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی حکمت و دانائی، عِلْم اور کمالِ فِراست کی واضح دلیل ہے۔ اس سے ظاہِر ہوتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعْلانِ نبوت فرمانے سے پہلے ہی اپنی کمالِ فراست سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نبی ہونا جان لیا تھا اور اسی وجہ سے آپ نے عَرْض کیا تھا: "بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی آپ کو رُسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کے لئے کماتے، مہمان کی ضیافت کرتے اور راہِ حق میں پیش آنے والے مصائب برداشت کرتے ہیں۔" مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے اس فرمان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ان علامتوں کی وجہ سے بحکمِ توریت آخِری نبی ہیں، آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا سورج بلند ہو گا (اور) آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دین غالِب ہو گا۔ (خیال رہے کہ) حضرتِ خدیجہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) توریت کی عالمہ تھیں اور عُلَمائے (بنی) اسرائیل سے بھی آپ نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی یہ علامات سنی تھیں اس وجہ سے تو حُضُور

(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نِکاح کیا۔[1]

نیز اس رِوایت سے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی یہ فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظُہورِ نبوت کی سب سے پہلی خبر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو ہی پہنچی۔

بعض الفاظِ حدیث کی وضاحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی نازِل ہونے کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اقدس کے کانپنے کا ذکر گزرا، ایسا کیوں ہوا اور وحی نازِل ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے پہلے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اور ان کے بعد وَرَقہ بن نَوفل کے پاس تشریف کیوں لے گئے، اس میں کیا حکمت تھی؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مفسرِ شہیر، مُحدِّثِ جلیل حضرتِ علّامہ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡحَنَّان تحریر فرماتے ہیں: یہ دل کا کانپنا اس فیضِ ربّانی کا اثر تھا جو آج (یعنی پہلی وحی نازِل ہونے کے روز) عطا ہوا تھا۔ یہ تَوَجُّہ اگر پہاڑوں پر ڈالی جاتی تو پُھوٹ جاتا یہ تو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا قوت والا دل ہے جو ٹھہرا رہا۔[2]

ع دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام[3]

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، وحی کی ابتداء، پہلی فصل، ۸/ ۹۷.

2 ... المرجع السابق، ص۹۶، ملتقطاً.

3 ... حدائقِ بخشش، حصہ دُوم، ص۳۰۴.

مزید فرماتے ہیں: بی بی خدیجہ اور وَرَقہ، مکہ بلکہ عرب میں بڑے معزز عُلَما میں سے مانے جاتے تھے، (حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے پہلے ان کے پاس آنے میں) منشاءِ الٰہی یہ تھا کہ پہلے ان دونوں سے حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نبوت کی گواہی دِلوائی جائے پھر تبلیغِ اِسلام کا حکم حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیا جاوے اس لئے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پہلے ان دونوں کے پاس تشریف لے گئے۔ یہ تشریف لے جانا اپنے جاننے کے لئے نہ تھا بلکہ لوگوں کو بتانے سمجھانے کے لئے تھا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظُہُورِ نبوت کے بعد کے حالات

جب سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ربِّ تعالیٰ کے حکم سے اِعلانِ نبوت فرماتے ہیں اور خَلْقِ خُدا کو صرف اس ایک معبودِ حقیقی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کی طرف بلاتے ہیں جو سب کا خالق و مالِک ہے، نہ اس کی کوئی اَوْلاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، وہ سب کا پالنے والا ہے، سب اُسی سے رِزْق پاتے اور اُسی کے دَرْ سے حاجتیں بَر لاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے حق کی پکار پر لبیک کہا جاتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، راہ میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں، تنِ نازنین پر پتھر برسائے جاتے ہیں، اِتّہام و دُشنام

1 ... مراٰۃ المناجیح، وحی کی ابتدا، پہلی فصل، ۷/ ۹۸.

طَرازی کے تیروں کی بارِش کر دی جاتی ہے اور کل تک کا سب کی آنکھوں کا تارا آج سب سے بڑا دشمن قرار دے دیا جاتا ہے۔

قدم قدم حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ

ایسے نازک، خوفناک اور کٹھن مرحلے میں جو ہستیاں حق کی پکار پر لبیک کہتی ہوئیں سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو قبول کرنے کی سعادت سے سرفراز ہوئیں اور " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اے ایمان والو!" کی پکار کی سب سے پہلے حق دار قرار پائیں، ان میں ایک نمایاں نام مجسمۂ حُسنِ اَخلاق، پاکیزہ سیرت و بلند کردار، فہم و فراست اور عقل و دانش سے سرشار، جُود و سخا کی پیکر، صِدق و وفا کی خُوگر حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی ذات تھی جو پروانوں کی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نِثار ہو رہی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سب سے پہلے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں، جو کچھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے لے کر آئے اس کی تصدیق کی اور ہر مشکل سے مشکل وَقْت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔ حضرتِ سیِّدنا علّامہ محمد بن اسحاق مَدَنی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کُفّار کی جانب سے اپنا ردّ اور تکذیب وغیرہ کوئی ناپسندیدہ بات سن کر غمگین ہو جاتے اس کے بعد حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس تشریف لاتے تو اِن کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ،

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ رنج و غم کی کیفیت دُور فرما دیتا۔ [1]

ع وہ انیسِ غم مُونسِ بے کساں
وہ سُکونِ دل مالکِ اِنس و جاں
وہ شریکِ حَیات شہِ لامکاں
سیما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک انمول مَدَنی پُھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی جاں نِثاری کے بارے میں پڑھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے اتنے خطرناک اوقات میں جس عزم و استقلال کے ساتھ خطرات و مصائِب کا سینہ سِپَر ہو کر سامنا کیا یہ چیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو دیگر ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ میں ایک ممتاز مقام پر فائز کر دیتی ہے۔ نیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی اس حَیاتِ طَیِّبہ سے ہمیں ایک انمول مَدَنی پُھول بھی چننے کو ملتا ہے وہ یہ کہ خواہ کیسے ہی کٹھن حالات ہوں، کیسی ہی مشکلات کا سامنا ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری سے رُوگردانی ہرگز

---

1 ... السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق، تحدید لیلۃ القدر، ۱/۱۷۶.

2 ... بہارِ عقیدت، ص ۱۱.

نہیں کرنی چاہئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے پیارے دین "اِسلام" کی خاطِر مالی وجانی کسی قسم کی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

ع تیرے نام پر سر کو قربان کر کے
تیرے سر سے صدقہ اتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

--*-*-*

جنت سے محروم

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، ص۱۵۰۸، الحدیث: ٦٠٥٦)

1 ... سامانِ بخشش، ص۱۰۲۔

تعارف خدیجۃ الکبریٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے جس مُبارَک ہستی کی پاکیزہ حَیات کے چند خوش نُما اور دل آویز لمحات ملاحظہ کئے اور ان سے پُھوٹنے والی خوشبوؤں سے اپنے ایمان کی کھیتی کو تازگی بخشی، آیئے! ان کے نام و نسب اور خاندان کے بارے میں بھی چند ابتدائی باتیں معلوم کرتی جایئے، چنانچہ

وِلادت اور نام و نسب

وِلادت باسعادت عامُ الْفِیْل سے 15 سال پہلے ہے۔[1] نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیْلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔ والِد کی طرف سے آپ کا نسب اس طرح ہے: ”**خُوَیْلِد بن اَسَد بن عَبْدُ الْعُزّٰی بن قُصَیّ بن کِلَاب بن مُرَّۃ بن کَعْب بن لُؤَیّ بن غالِب بن فِهرّ**“ اور والِدہ کی طرف سے یہ ہے: ”**فاطِمہ بنتِ زَائِدۃ بن اَصَمّ بن ھرم بن رواحہ بن حَجَر بن عَبْد بن مَعِیْص بن عامِر بن لُؤَیّ بن غالِب بن فِهرّ**“[2]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسب کا اِتّصال

نسب کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ فضیلت حاصِل ہے کہ دیگر ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی نسبت سب سے کم واسِطوں سے آپ کا نسب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ واضح

1 ... الطبقات الکبریٰ، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ..الخ، ۱/ ۱۰۵

2 ... المرجع السابق، تسمیۃ نساء المسلمات...الخ، ۴۰۹۶-ذکر خدیجۃ...الخ، ۸/ ۱۱.

رہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے نسب کے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف کے ساتھ ملنے میں صرف تین واسطے پائے جاتے ہیں:

(۱)خُوَیْلِد (۲)اَسَد (۳)عَبْدُ الْعُزّٰی۔

چوتھے جدِّ امجد حضرتِ قُصَیّ میں آپ کا نسب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نسب سے ملتا ہے جو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پانچویں جدِّ محترم ہیں جبکہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے نسب کے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف کے ساتھ ملنے میں واسطے زیادہ (چار واسطے) پائے جاتے ہیں:

(۱)...ابو سُفْیَان (۲)...حَرْب

(۳)...اُمَیَّہ (۴)...عبدِ شَمْس

لیکن سب سے قریب عبدِ مناف میں ملتا ہے جو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چوتھے اور حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پانچویں جَدِّ محترم ہیں۔ حضرتِ سیِّدنا علّامہ نورُ الدِّین علی بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے نسب کے حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی ایک اور خصوصیت بیان فرمائی ہے، فرماتے ہیں کہ قُصَیّ کی اولاد میں سے صرف آپ اور حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہیں جنہوں نے سیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتہ اِزْدِواج میں مُنْسلِک ہونے کا شرف حاصل کیا۔[1]

1... السیرۃ الحلبیۃ، باب تزویجہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۱/۱۹۹۔

کنیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنْیَت **اُمُّ الْقَاسِم**[1] اور **اُمِّ ھِند** ہے۔[2]

القابات

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے القابات بہت ہیں جن میں سے چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے، چنانچہ

- سب سے مشہور لقب "**الکبریٰ**" ہے، یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام کے ساتھ بولا جاتا ہے اور اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہے۔
- ایک اور مشہور لقب "**طاھِرہ**" ہے۔ مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو طاہرہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔[3]
- ایک لقب "**سَیِّدَۃُ قُرَیْش**" بھی ہے کہ بعض روایات کے مطابق زمانۂ جاہلیت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے بولا جاتا تھا۔[4]
- ایک لقب "**صِدِّیْقَہ**" ہے۔ روایت میں ہے کہ پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**ھٰذِہٖ صِدِّیْقَۃُ اُمَّتِیْ** یعنی یہ میری اُمّت کی صِدِّیقہ ہیں۔"[5]

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، ١٦-خدیجة ام المؤمنین، ٢/١٠٩.

2 ... معرفة الصحابة للاصبهانی، ذکر الصحابیات...الخ، ٣٧٤٦-خدیجة...الخ، ٦/٣٢٠٠.

3 ... المعجم الکبیر للطبرانی، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، ٩/٣٩١، الحدیث: ١٨٥٢٢

4 ... السیرة الحلبیة، باب تزوجه صلی اللہ علیه وسلم خدیجة...الخ، ١/١٩٩.

5 ... تاریخ دمشق، حرف المیم، ٩٤٢٧-مریم بنت عمران، ٧٠/١١٨.

خاندانی اور قبائلی شرافت

اس حوالے سے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بہت بلند مرتبہ حاصل تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عرب کے سب سے معزز اور مکرم قبیلے قریش کی چشم وچراغ تھیں۔ آگے چل کر قریش بہت شاخوں میں بٹ جاتے ہیں جن میں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق **بنو اَسَد بن عَبْدُ الْعُزّٰی** سے تھا۔

دَارُ النَّدْوہ اور منصبِ مُشَاورت

"**بنو اَسَد**" قریش کے ان ممتاز خاندانوں میں سے ہے جن کے پاس قومی اور ملکی لحاظ سے بڑے بڑے عہدے تھے، چنانچہ حضرتِ قُصَیّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعمیر کردہ مشہور عمارت "دَارُ النَّدْوَہ" جس میں قبیلہ قریش کے لوگ باہمی مشورے کے لئے جمع ہوتے تھے،[1] عہدِ رسالت میں اسی خاندان کے ایک معزز شخص حضرتِ حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ملکیت میں تھی۔[2]

"مشورہ" کا منصب بھی اسی خاندان کے ایک نہایت معزز شخص حضرتِ یزید بن زمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھا، مروی ہے کہ جب قریش کسی بات پر متفق ہو جاتے تو اسے حضرتِ یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے پیش کرتے، اگر یہ راضی ہوتے تو ٹھیک ورنہ اُس پر عمل سے باز رہتے۔[3]

1 ...معجم البلدان، باب الدال والالف وما یلیھا، ۲/۴۲۳.

2 ...الاستیعاب، باب حکیم، ۵۳۵-حکیم بن حزام، ۱/۳۶۲.

3 ...اسد الغابۃ، باب الیاء والزاء، ۵۵۵۲-یزید بن زمعۃ، ۵/۴۵۳.

شِعْبِ ابی طالِب

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت کے ساتویں سال جب کُفّارِ مکہ نے بنی ہاشم کا مُقاطعہ (Boycott) کیا، ان سے کھانے پینے کی چیزیں روک دیں، میل جول، سلام کلام وغیرہ ختم کر دیا اور بنی ہاشم شِعْبِ ابی طالب میں محصور ہو گئے تو وہاں غلہ وغیرہ اشیائے خورد و نوش پہنچانے میں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عزیز و اقارب نے بہت اہم کردار ادا کیا، چنانچہ

ابو جہل کی پِٹائی

مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک غلام کے ساتھ کچھ گیہوں لئے اپنی پھوپھی حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس جا رہے تھے اور حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا شِعْبِ ابی طالب میں رسولِ کریم ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھیں کہ راستے میں ابو جہل سے ملاقات ہو گئی۔ وہ گیہوں کے ساتھ چمٹ گیا اور کہنے لگا: تم یہ اناج بنی ہاشم کے پاس لے جا رہے ہو؟ بخدا! تم اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹ سکتے جب تک کہ میں تمہیں مکہ میں رسوا نہ کر دوں۔ اتنے میں ابو البختری بن ہاشم وہاں پہنچے، پوچھا: کیا مُعاملہ ہے؟ ابو جہل نے کہا: یہ بنی ہاشم کے پاس اناج لے جا رہا ہے۔ ابو البختری نے کہا: یہ اناج اس کی پھوپھی کا ہے جو اِس کے پاس پڑا ہوا تھا، وہ اُس نے منگوا لیا ہے تو کیا تم اُس کا اناج اُس تک پہنچنے سے روکتے ہو...!! اس کا راستہ چھوڑ دو۔ ابو جہل نے انکار کیا۔ اس پر ابو البختری نے اُونٹ کے جبڑے کی ہڈی پکڑ کر

ابو جہل کو مارا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا اور پھر خوب پاؤں سے روندا۔[1]

واضح رہے کہ حضرتِ حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ابوالبختری دونوں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے ہیں۔ حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی "حزام" کے بیٹے ہیں اور ابوالبختری آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے چچازاد بھائی "ہاشم" کے بیٹے ہیں۔

ظالمانہ مُعَاہدے کا خاتمہ

بنی ہاشم کو شِعْبِ ابی طالب میں محصور ہوئے جب تین برس[2] کا عرصہ گزر چکا تو قریش کی جانب سے ہی اس ظالمانہ مُعَاہدے کو ختم کرنے کی تحریک ہوئی، اس سلسلے میں ہشام بن عمرو پیش پیش تھے، انہوں نے سب سے پہلے زُہَیر بن ابو اُمَیَّہ، مطعم بن عدی اور حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے حضرتِ حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ابوالبختری سے بات کی۔ سب نے اس کی رائے سے اتفاق کیا اور پھر یہ حضرات بنی ہاشم کی حمایت میں ظالمانہ مُعَاہدہ ختم کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔[3]

شرفِ اسلام

دیگر معاشی و مُعَاشرتی اور خاندانی اعزازات و کرامات کے علاوہ قبولِ اسلام

1 ...سیرت ابن ھشام، خبر الصحیفۃ، ۲/ ۵، ملتقطاً.

2 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر حصر قریش...الخ، ۱/ ۱٦۳.

3 ...سیرت ابن ھشام، حدیث نقض صحیفۃ قریش، ص ۱۹، ملخصًا.

میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے خاندان کے افراد نے سبقت کی اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت کا شرف پا کر دونوں جہان کی بھلائیوں کے حق دار قرار پائے۔ اختصار کے پیشِ نظر یہاں اُن میں سے چند کے صرف نام ذکر کئے جاتے ہیں جیسا کہ

- دنیا میں ہی جنت کی بشارت پانے والے دس مشہور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں سے ایک "حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔" یہ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے بھتیجے ہیں۔
- حضرتِ اسود بن نوفل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، یہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے بھتیجے ہیں۔
- حضرتِ حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، یہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے بھتیجے ہیں۔
- حضرتِ عمرو بن امیہ بن حارث بن اسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے چچازاد بھائی "اُمیّہ" کے بیٹے ہیں۔
- حضرتِ یزید بن زمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ، یہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کے دوسرے چچازاد بھائی "اسود" کے پوتے ہیں۔

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت داری

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو ایک شرف یہ

بھی حاصل ہے کہ سرورِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے خاندانوں میں بہت قریبی رشتے داریاں پائی جاتی ہیں، چنانچہ

اُمّ حبیب بنتِ اسد: یہ امّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پھوپھی ہیں اور **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نانی۔ (1)

عوام بن خویلد: اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عَلَّاتی (باپ شریک) بھائی ہیں، ان کی ماں قبیلہ بنی مازن بن منصور میں سے تھی۔ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی جان حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انہی کے نِکاح میں تھیں۔ اس رشتے سے یہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھوپھا ہوئے اور حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوْجۂ مُطَہَّرہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بھابھی۔

حضرتِ ابوالعاص بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھانجے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داماد ہیں۔ سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انہیں کے نِکاح میں تھیں۔

--*-*-*

(1) ... نسب قریش لمصعب زبیر، الجزء السادس، ولد عبد العزی بن قصی، ص ٢٠٦، مأخوذاً.

خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا مکانِ رحمت نشان

سُبۡحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! اس گھر کی عظمت کے کیا کہنے جہاں سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ گر ہوں، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا یہ مُبارک مکان رشکِ آسمان **مکہ مُکرَّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی پاک سرزمین میں جلوہ نُما تھا، آفتابِ رسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کم وبیش 25 برس تک[1] حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ساتھ یہیں قیام پذیر رہے۔ مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی تمام اولاد اسی مکانِ عالیشان میں ہوئیں، اسی میں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے دنیا سے پردہ فرمایا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پردہ فرما جانے کے بعد پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرتِ مدینہ تک[2] اسی مکانِ رحمت نشان کو اپنے جلووں سے منور فرماتے رہے۔[3]

وقت کی الٹ پھیر میں...

حُضور صاحِبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہجرت فرما کر **مَدِیۡنَۃُ الۡمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا تشریف لے آنے کے بعد اسے حضرتِ عقیل بن ابو طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے لے لیا۔[4]

---

1. شعبِ ابی طالب کے تین سال نِکال کر کم و بیش 22 برس۔
2. کم وبیش تین برس۔
3. ...اخبار مکۃ للازرقی، ۲/۱۸۱۲.
4. ...المرجع السابق.

پھر حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دَورِ حکومت میں اسے خرید کر مسجد بنادیا اور اس میں نمازیں پڑھی جانے لگیں۔ انہوں نے اس کی نئی تعمیر کی لیکن حُدود وہی رکھی جو حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر کی تھی اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی البتہ حضرتِ ابوسفیان بن حرب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر سے اس میں ایک دروازہ کھول دیا۔[1]

لیکن آہ! آج اس رشکِ افلاک مُبارَک مکان کے آثار تک مِٹا دیئے گئے ہیں، شیخِ شریعت و شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ ابوبلال محمد الیاس عطاؔر قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! کہ اب اس کے نشان تک مِٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فرش بنا دیا گیا ہے۔ مَروہ کی پہاڑی کے قریب واقع باب المروہ سے نکل کر بائیں طرف (Left side) حسرت بھری نگاہوں سے صرف اس مکانِ عرش نشان کی فضاؤں کی بنگاہِ حسرت زیارت کر لیجئے۔[2]

ضروری نوٹ

یہ بہت ہی بابرکت مکان ہے جو ایک طویل عرصے تک پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں سے منور ہوتا رہا، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ اطہار کی وِلادت گاہ بنتا رہا اور بارہا اس مکانِ عالی شان میں حضرتِ

---

1 ...اخبار مکۃ للفاکھی، ۴/ ۷.

2 ...رفیق المعتمرین، ص ۱۲۰.

سیِّدُنا جبرِیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری دی۔ ایک روایت کے مُطابق حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ[1] نیز دنیا میں جنت کی بشارت پانے والے ایک اور جلیل القدر صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ[2] نے بھی اسی مکانِ عالی شان میں آکر مُشَرَّف بہ اِسلام ہونے کی سعادت حاصل کی۔ انہیں وُجُوہات کی بِنا پر عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ ''مسجدِ حرام کے بعد **مکہ مُکَرَّمَہ** زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔''[3]

امام ابو ولید محمد بن عبد اللّٰہ ازرقی اور امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسحاق فاکہی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی نے اسے **مکہ مُکَرَّمَہ** زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ان مقامات میں شمار کیا ہے جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے اور امام ابوزکریا محی الدین، یحییٰ بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اُن جگہوں میں شمار کیا ہے جن کی زیارت کرنا مستحب ہے۔[4] اس لئے اگر ہو سکے تو اس جگہ کی زیارت بھی کیجئے اور نماز بھی ادا کیجئے۔ ✤

---

1 ... اسد الغابۃ، باب العین، عبد اللّٰہ بن عثمان ابو بکر الصدیق، اسلامہ، ۳/۳۱۸.

2 ... تاریخ مدینۃ دمشق، ۳۹۱۱-عبد الرحمن بن عوف، ۳۵/۲۵۲.

3 ... تاریخ الخمیس، ۲/۳۰۲.
ورفیق الحرمین، ص۱۲۰.

4 ... دیکھئے: اخبار مکۃ للفاکھی، ٤/۷.
واخبار مکۃ للازرقی، ۲/۸۱۲.
والایضاح فی مناسب الحج والعمرۃ، ص٤٠٤.

مناقب و فضائل

کثرتِ ذکر

اُمُّ المؤمنین، زوجۂ سیّدُ المرسلین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا، سیّدُ الْاَنبیا، محبوبِ کِبْرِیَا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زوجہ مُطَہَّرہ ہیں۔ ایک قول کے مُطابِق حُضُورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے آپ نے ہی ایمان لانے کی سعادت حاصِل کی۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے فضائل و مناقِب بے شمار ہیں۔ سیّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے بہت محبت تھی حتی کہ جب آپ کا وِصال ہو گیا تو کثرت سے آپ کا ذکر فرماتے، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کی سہیلیوں کا اس قدر اِکرام فرماتے کہ جب کبھی آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کوئی شے حاضِر کی جاتی تو بارہا اِن کی طرف بھیج دیتے حتی کہ یہی کثرتِ ذِکْر اور پیار و محبت اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا پر رشک کا باعِث بنا چنانچہ خود فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ازواجِ پاک میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی جنابِ خدیجہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا پر کی۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا لیکن حُضُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ان کا بہت ذِکْر فرماتے تھے۔ (1)

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی الله علیه وسلم...الخ، ص ٩٦٢، الحدیث: ٣٨١٨.

شرحِ حدیث

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی حدیثِ مذکورہ بالا کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یہاں غیرت بمعنی شرم وحَیا (اور) بمعنی حَسد نہیں بلکہ بمعنی رشک یا غبطہ ہے۔ دینی اُمُور میں رشک جائز ہے، جنابِ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) نے حضرتِ خدیجہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) کی محبوبیت دیکھ کر رشک فرمایا کہ میں بھی ان کی طرح حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبوبہ ہوتی کہ مجھے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میری وفات کے بعد اسی طرح تعریفیں فرماتے جیسی ان کی فرماتے ہیں۔ خیال رہے کہ جنابِ عائشہ صِدِّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بڑی ہی محبوبہ زوجہ ہیں، آپ کی محبوبیت بی بی خدیجہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) کی محبوبیت سے کسی طرح کم نہیں، رشک اس بات میں ہے جو ہم نے عَرض کی (کہ) بعدِ وفات محبتِ مصطفٰے کا جوش۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی سہیلی کا اِکْرَام

محبوب سے نسبت رکھنے والی چیز بھی محبوب ہوتی ہے اور اس کا اَدَب واِحْتِرام کیا جاتا ہے۔ اس محبت کا اِظْہار سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سیِّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے درمیان بھی دیکھا جا سکتا ہے، چنانچہ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

1 ... مراٰۃ المناجیح، ازواجِ پاک کے فضائل، پہلی فصل، ۸/ ۴۹۶.

عَنْہَا کی وفات کے بعد حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی بلند و بالا شان و رِفْعَتِ مقام کے باوجود حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سہیلیوں کا اِکْرام فرمایا کرتے تھے، بارہا جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں کوئی شے پیش کی جاتی تو فرماتے: اسے فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی، اسے فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی۔[1]

بکری کے گوشت کا تحفہ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت دفعہ بکری ذبح فرماتے پھر اس کے اَعْضَا کاٹتے پھر وہ جنابِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سہیلیوں کے پاس بھیج دیتے۔ حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں کبھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہہ دیتی کہ گویا خدیجہ کے سِوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہوئی۔[2]

شرحِ حدیث

مُفَسِّرِ شہیر، مُحَدِّثِ جلیل حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَنَّان اس حدیث شریف کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ) جب میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبانِ پاک سے ان کی بہت تعریف سنتی تو جوشِ غیرت میں عرض کرتی کہ

1 ... الادب المفرد، باب قول المعروف، ص۷۸، الحدیث: ۲۳۲.

2 ... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ص۹۶۲، الحدیث۳۸۱۸.

یارسولَ اللہ! حُضُور تو اُن کی ایسی تعریفیں کرتے ہیں کہ گویا اُن کے سِوا کوئی بیوی آپ کو ملی ہی نہیں یا اُن کے سِوا دنیا میں کوئی بی بی ہے ہی نہیں۔ (اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرمان کہ "وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے) جنابِ خدیجہ کے بہت سے صِفات کی طرف اِشارہ ہے یعنی وہ بہت روزہ دار، تہجد گزار، میری بڑی خدمت گزار، میری تنہائی کی مُونِس، میری غم گُسار، غارِ حِرا کے چِلّے میں (یعنی خلوت نشینی کے دوران) میری مددگار تھیں اور میری ساری اَوْلاد انہیں سے ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا

ایک بار حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی بہن حضرتِ ہالہ بنتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے سرکارِ رِسالَت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہونے کی اجازت طلب کی، ان کی آواز حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے بہت ملتی تھی چنانچہ اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُھر جُھری لی۔[2]

قربان جائیے! جب شہنشاہِ ابرار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یادوں کو اپنے دل کے گلدستے میں سجانے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَداؤں کو اَپنانے والا بڑے بڑے مَراتب پالیتا ہے تو جنہیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ... مراۃ المناجیح، ازواج پاک کے فضائل، پہلی فصل، ۸/۴۹۷۔

2 ... صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی... الخ، ص ۹۶۲، الحدیث ۳۸۲۱۔

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمائیں، جن کے فِراق میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گِرْیَہ فرمائیں اور جن کے متعلقین کا حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِکْرَام فرمائیں اُن کی عظمت وشان اور رتبے کا کیا عالَم ہو گا اور کیوں نہ ان کے نصیب پر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن رشک فرمائیں؟

ع اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تحفہ

محبت والفت اور ادب واحترام کا یہ رشتہ محض یک طرفہ نہ تھا بلکہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بھی حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلقین کا بہت اِکْرَام کیا کرتی تھیں، چنانچہ رِوَایت کا خُلاصہ ہے کہ حضرتِ حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ملکِ شام سے ایک غلام "حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کو لے کر آئے۔ پھر اسے اپنی پھوپھی حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ہبہ کر دیا اور حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔[2]

1... ذوقِ نعت، ص ۱۴۷۔

2... المعجم الکبیر للطبرانی، باب الزاء، زید بن حارثۃ...الخ، ۳/۲۱۵، الحدیث: ٥٠١٩.

حضرتِ حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو تحفہ

ایک دفعہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی والِدہ حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا مکہ شریف میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں، قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی شکایت کی۔ اُس وقت سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے شادی ہو چکی تھی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سلسلے میں حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے بات کی تو انہوں نے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفۃً پیش کئے۔[1]

خوشگوار اِزْدِوَاجی زندگی کے لئے مَدَنی پُھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُضُور سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا یہ باہمی رشتہ خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے بہترین نمونہ ہے کیونکہ یہ زوجین (میاں بیوی) کو آپس میں حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے، الفت و محبت کے ساتھ رہنے، ایک دوسرے کا ادب واحترام کرنے اور رشتے داروں کا اکرام کرنے کا درس دیتا ہے اور یہ چیزیں خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے اور گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے اَسَاس (بنیاد) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...الطبقات الکبریٰ، ذکر من ارضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، ۱/ ۹۲.

غیب پر ایمان

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نہایت اعلیٰ اخلاق واَطوار کی مالکہ تھیں، اسی کِردار کی بلندی اور عِفّت مآبی کی بدولت زمانۂ جاہلیت میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو طاہِرہ کے لقب سے پکارا جانے لگا تھا۔ سیِّدُ الْاَنبیا، محبوبِ کِبْرِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اِعلانِ نبوت فرمایا تو یہ بغیر کسی تَوَقُّف کے ایمان لے آئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھرپور نُصرت واِعَانَت (مدد) کی، دینِ اسلام کی تبلیغ و اِشاعت کی راہ میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کُفّار کی جانب سے ستایا جاتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کی جاتی جس کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدہ و پُر ملال ہو کر واپس تشریف لاتے تو سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہی تھیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دل جُوئی اور تسکینِ قلب کا سامان کرتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر بجا لاتیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ورِسالَت کی تصدیق کرتیں، اس طرح حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ذریعے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ حُضورِ عالی وقار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وہ رنج و غم کی کیفیت دُور فرما دیتا۔ حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ایمان کی پختگی اور مضبوطی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا قاسِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہوا حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

قاسِم کا دودھ بہت اتر آیا ہے کاش! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے مدتِ رضاعت مکمل ہونے تک زندہ رکھتا۔ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہو گی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے عَرض کیا: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں اس بات کو جانتی تو مجھ پر یہ کام سَہل ہو جاتا۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کر دوں اور تم اِس کی آواز سن لو؟ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے عَرض کیا: نہیں، بلکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کرتی ہوں۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ایک نادیدہ بات پر اس قدر پختہ ایمان کہ دیکھنے وسننے کی حاجت ہی نہ سمجھی اور بن دیکھے وسنے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کر دی۔ یہ اس دَور کی بات ہے جب سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کرنے والے بہت تھوڑے تھے، ہر چہار جانب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کا شورِ بد تمیز بپا تھا لیکن قربان جایئے اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا پر کہ ایسے پُر آشوب ایّام میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پایۂ ثبات میں لغزِش نہ آئی اور آپ دم بہ دم اور قدم بہ قدم **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم سفر وہم ساز رہیں۔ یقیناً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مؤمنین کی باعِثِ فخر امّی جان ہیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا۔

---

1 ... سنن ابن ماجۃ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن... الخ، ص ۲۴۳، الحدیث: ۱۵۱۲

شور و غُل سے پاک محل کی بشارت

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر پختہ ایمان و اِیْقان اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر وغیرہ خدمات کے صلے میں بارگاہِ ربِّ ذُوالْجلال سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جنت میں پُرسُکون محل عطا کئے جانے کی نویدِ سعید سنائی گئی جیسا کہ بخاری شریف میں حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ (ایک دفعہ) حضرتِ سیِّدُنا جِبرِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عَرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ خدیجہ آرہی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا اور میرا سلام کہئے اور جنت میں خول دار (اندر سے خالی) موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دیجئے جس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف۔[1]

سلام کا جواب

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: ''**اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ وَعَلٰی جِبْرِیْلَ السَّلَامُ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سَلَام ہے اور حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلامتی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔''[2]

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص۹۶۲، الحدیث: ۳۸۲۰، ملتقطاً.

2 ... السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب المناقب، مناقب خدیجۃ...الخ، ۳۸۹/۷، الحدیث: ۸۳۰۱

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس مؤمنہ کی عَظَمت کے کیا کہنے جسے اللّٰہُ السَّلام عَزَّوَجَلَّ خود "سلام" فرمائے مزید برآں جنّتی محل کی بشارت بھی سنائے۔

ع مادرِ اوّلیں اہل ایمان کی
ہے یہ اس کی بزرگی و پاکیزگی
برگزیدہ ہے ربِّ مُحَمَّد کی بھی
عرش سے جس پہ تسلیم نازِل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اُس کا جبرِیل ملحوظ رکھے ادب
جنتی گوہریں[1] گھر اُسے بخشے ربّ
کوئی تکلیف اس میں نہ شور و شغب
مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٍ لَا نَصَبٌ لَا صَخَبٌ[2]
ایسے کوشک[3] کی زِینت پہ لاکھوں سلام[4]

خیال رہے کہ "یہ واقعہ حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے غارِ حرا میں تشریف فرما ہونے کا ہے۔ ایک بار حضرتِ خدیجہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا)، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لئے کھانا لے کر وہاں حاضر ہوئیں تب حضرتِ

---

1 موتی سے بنا ہوا جنتی گھر۔
2 یاقوت جڑے ہوئے موتی سے بنایا گیا گھر جس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف۔
3 محل، بلند و بالا عمارت۔
4 ...برہانِ رحمت، ص ۴۹.

جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے یہ خبر دی۔"[1]

روایت مذکورہ بالا سے ماخوذ 2 مدنی پھول

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شانِ فقاہت

یہ رِوایت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فقاہت اور فہم ودانش کی کثرت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب میں اس طرح نہیں کہا: "**عَلَیْہِ السَّلَام** اُس پر سلامتی ہو۔" کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنی بے مِثَال فہم وفِراست سے یہ بات جان لی تھی کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کا جواب اس طرح نہیں دیا جائے گا جیسے مخلوق کو دیا جاتا ہے، سَلَام تو اس کے ناموں میں سے ایک نام ہے نیز ان الفاظ کے ذریعے مخاطب کو سلامتی کی دُعا دی جاتی ہے، چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسے مقامِ رَبُوبِیَّت کے لائق نہ جانتے ہوئے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سلام کے جواب میں اس کی حمد وثنا بیان کی، پھر جبرِیل عَلَیْہِ السَّلَام اور پھر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جوابِ سلام عَرض کیا۔ اس سے **معلوم ہوا کہ بھیجنے والے کے ساتھ ساتھ پہنچانے والے کو بھی سلام کا جواب دینا چاہئے۔**[2]

اگر کوئی کسی کا سلام لائے تو...؟

(جب کوئی کسی کا سلام پہنچائے تو اس کا) جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے: "**وَعَلَیْکَ**

---

1 ... مراٰۃ المناجیح، ازواجِ پاک کے فضائل، پہلی فصل، ۸/۴۹۵۔

2 ... فتح البارى، كتاب مناقب الانصار، باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم...الخ، ۷/۱۷۴، تحت الحديث: ۳۸۲۰، ملتقطاً۔

وَعَلَیْہِ السَّلَام"[1]

یاد رہے کہ سلام کے جواب میں یہ الفاظ اُس وقت کہے جائیں گے جب بھیجنے والا اور پہنچانے والا دونوں مَرد ہوں اگر دونوں عورتیں ہوں تو اس طرح کہیں گے: "**وَعَلَیْکِ وَعَلَیْھَا السَّلَام**" اگر بھیجنے والا مَرد اور پہنچانے والی عورت ہو تو اس طرح کہیں گے: "**وَعَلَیْکِ وَعَلَیْہِ السَّلَام**" اور اگر اس کا الٹ ہو یعنی بھیجنے والی عورت اور پہنچانے والا مَرد ہو تو اس طرح کہیں گے: "**وَعَلَیْکَ وَعَلَیْھَا السَّلَام**"

شوہر کی دل جُوئی

ایک مَدَنی پُھول یہ بھی چننے کو ملا کہ عورت کو اپنے شوہر کی خدمت کے لئے حتَّی المقدور بھرپور کوشش کرنی چاہیے، تنگی و پریشانی کے مَواقِع پر غم خواری اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کی دل جُوئی اور تسکینِ قلب کا سامان کرنا چاہیے کہ یہ صفت بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت محبوب ہے، لیکن افسوس! آج کل عورتیں اطمینان و تسکین قلب کا سامان کرنے کے بجائے طرح طرح کی فرمائشیں اور جھگڑے کر کے الٹا پریشانی میں اِضافے کا باعث بنتی ہیں، انہیں اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی مُبارَک حَیات سے سیکھنا چاہیے اور گھریلو جھگڑوں و ناچاقیوں کا سبب بننے سے بچتے ہوئے گھر کو امن و سکون کا گہوارہ بنانا چاہیے۔

چار افضل جنتی خواتین

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ان چار خواتین میں سے ہیں جنہیں **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۳.

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی عوتوں میں سب سے افضل قرار دیا ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بار رسولِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زمین پر چار خُطُوط کھینچ کر فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: "اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" فرمایا: جنّتی عورتوں میں سب سے زِیادہ فضیلت والی یہ عورتیں ہیں:

(۱)...خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد

(۲)...فاطِمہ بنتِ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

(۳)...فرعون کی بیوی آسیہ بنتِ مُزَاحِم

(۴)...اور مَرْیَم بنتِ عِمْرَان۔ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ)[1]

دنیا میں جنتی پھل سے لطف اندوز

اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دنیا میں رہتے ہوئے جنّتی پھل سے لطف اندوز ہونے کا شرف بھی حاصل ہے چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جنّتی انگور کھلائے۔[2]

1 ... مسند احمد، مسند بنی ھاشم، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، ۱/۲۴۱، الحدیث: ۲۷۲۰.

2 ... المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۳۱۵، الحدیث: ۶۰۹۸.

ع مالِکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں[1]

نماز کی ادائیگی

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو اسلام کے دنیا میں جلوہ گر ہونے کے پہلے روز ہی نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اوّل بار جس وقت وحی اتری اور نبوتِ کریمہ ظاہِر ہوئی اسی وقت حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بہ تعلیم جبرِیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیمِ اقدس حضرتِ اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پڑھی، دوسرے دن امیر المؤمنین عَلِیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْاَسْنٰی نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ پڑھی۔[2]

حضرتِ ابورافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر کے روز صبح کے وقت نماز پڑھی، حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پیر کے دن اس کے آخری حصے میں اور حضرتِ عَلِیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے منگل کے دن نماز پڑھی۔[3]

1... حدائق بخشش، حصہ اوّل، ص۱۰۳.
2... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۸۳.
3... المعجم الکبیر للطبرانی، باب من اسمہ ابراھیم، عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ، ۱/ ۲۰۱، الحدیث: ۹۴۵.

خصوصیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جو کثیر فضائل و مناقِب عطا ہوئے ان میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خصوصیات بھی ہیں، ذیل میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی چند خصوصیات بیان کی جاتی ہیں:

پہلی خصوصیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سب سے پہلے سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتۂ زوجیت میں منسلک ہوئیں اور اُمُّ المؤمنین یعنی قیامت تک کے سب مؤمنین کی ماں ہونے کے پاکیزہ و اعلیٰ منصب پر فائز ہوئیں۔

دوسری خصوصیت

رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حیات میں کسی اور سے نِکاح نہیں فرمایا۔[1]

تیسری خصوصیت

رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیگر ازواجِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی نسبت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کبھی کوئی ایسی بات سرزد نہیں ہوئی جس پر سیِّدِ عالَم،

1... صحیح مسلم، کتاب فضائل صحابة رضی اللہ عنهم، باب فضائل خدیجة...الخ، ص۹۴۹، الحدیث: ۲۴۳۶.

نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غضب فرمایا ہو، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہمیشہ ہر ممکن کے ذریعے سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے کی حریص وخواہش مند رہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے کبھی کوئی ایسی بات صادر نہیں ہوئی جس پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غضب فرمایا ہو جیسے دوسری ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے لئے فرمایا۔[1]

چوتھی خصوصیت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اولاد سِوائے حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے، آپ ہی سے ہوئی۔[2][3]

پانچویں خصوصیت

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا قیامت تک کے تمام سادات کی نانی جان ہیں کیونکہ سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک خاتونِ جنت حضرتِ فاطمۃ

---

1 ... فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبي صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۱۷۳/۷، تحت الحدیث: ۳۸۲۰.

2 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ...الخ، ۱/ ۳۹۱.

3 حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باندی حضرتِ ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شکم سے پیدا ہوئے۔ [مواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام علیہ وعلیھم الصلوۃ والسلام، ۱/ ۳۹۷]

الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے چلی ہے اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شہزادی ہیں۔

چھٹی خصوصیت

دیگر ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی نسبت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے سب سے زیادہ عرصہ کم و بیش 25 برس رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت و ہمراہی میں رہنے کا شرف حاصل کیا۔[1]

ساتویں خصوصیت

سیِّدُ الْاَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظُہُورِ نبوت کی سب سے پہلی خبر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ہی پہنچی۔[2]

آٹھویں خصوصیت

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (عورتوں میں) سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے ہی ایمان لانے کی سعادت حاصل کی۔[3]

نویں خصوصیت

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اسلام میں

---

1 ... فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۱۷۲/۷، تحت الحدیث: ۳۸۱۸، ماخوذاً.

2 ... مراٰۃ المناجیح، وحی کی ابتداء، پہلی فصل، ۹۷/۸، بتغیر قلیل.

3 ... السنن الکبری للبیھقی، کتاب قسم الفیء والغنیمۃ، باب اعطاء الفیء...الخ، ۵۹۷/۶، الحدیث: ۱۳۰۸۱.

سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نماز پڑھی اور حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقْتِدا میں پڑھی۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اوّل بار جس وقت وحی اتری اور نبوتِ کریمہ ظاہِر ہوئی اسی وَقْت حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بہ تعلیم جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیمِ اقدس حضرتِ اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پڑھی، دوسرے دن امیر المؤمنین عَلِیُّ مرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مُزَّمِّل نازِل بھی نہ ہوئی تھی تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔[1]

دسویں خصوصیت

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ممتاز اوصاف میں سے ایک وَصْف یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمیشہ پیارے وکریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرتی رہیں اور بعثت سے پہلے اور بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتوں کی تصدیق کرتی رہیں۔[2]

--*-*-*

1... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۸۳.

2... الاصابۃ، کتاب النساء، ۱۱۰۹۲ - خدیجۃ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، ۸/ ۱۱۲.

سفرِ آخرت

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتہ اِزدِواج میں منسلک ہونے کے بعد تاحیات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مصروف رہیں۔ بالآخر جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اعلانِ نبوت فرمائے دسواں سال شروع ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے وصال شریف کا وقت بھی قریب آ گیا۔

جنت میں زوجیت کی بشارت

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا مرضِ وفات شریف میں مبتلا تھیں کہ سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے خدیجہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا)! تمہیں اس حالت میں دیکھنا مجھے گراں (ناگوار) گزرتا ہے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس گراں گزرنے میں کثیر بھلائی رکھی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جنت میں میرا نکاح تمہارے ساتھ، مریم بنتِ عمران، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہن کُلْثُم اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ فرمایا ہے؟[1]

انتقالِ پُر ملال

نبوت کے دسویں سال، رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے مہینے میں جبکہ ابو طالِب کو

---

1 ...المعجم الکبیر للطبرانی، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ۹/۳۹۳، الحدیث: ۱۸۵۳۱.

وفات پائے ابھی 3 یا 5 روز ہی ہوئے تھے[1] کہ دس تاریخ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے بھی پیکِ اَجَل کو لبیک کہتے ہوئے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر مُبارک 65 برس تھی۔[2]

ع وہ اُمُّ المسلمیں جو مادرِ گیتی کی عزت ہے
وہ اُمُّ المسلمیں قدموں کے نیچے جس کے جنت ہے
خدیجہ طاہرہ یعنی نبی کی باوفا بی بی
شریکِ راحت و اندوہ پابندِ رضا بی بی
دیارِ جاودانی کی طرف راہی ہوئیں وہ بھی
گئیں دنیا سے آخر سوئے فردوسِ بریں وہ بھی[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غسل اور نمازِ جنازہ

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ ایمن اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چچی حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ فضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے آپ کو غسل دیا۔[4] چونکہ جس وَقْت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا وِصال ہوا اس وقت تک نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے

---

1 ... المواھب اللدنیة، المقصد الاول، ھجرته صلی الله علیه وسلم، ١/ ١٣٥، بتقدم وتأخر.
2 ... امتاع الاسماع، فصل فی ذکر ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم، ام المؤمنین خدیجة بنت خویلد، ٦/ ٢٨.
3 ... شاہنامہ اسلام، ۱/ ۱۳۵.
4 ... امتاع الاسماع، فصل فی ذکر ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم، ام المؤمنین خدیجة بنت خویلد، ٦/ ٣٠.

آپ پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: "فِی الْوَاقِع (درحقیقت) کُتُبِ سِیَر (سیرت کی کتابوں) میں عُلَماء نے یہی لکھا ہے کہ اُمُّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جنازۂ مُبارَکہ کی نماز نہ ہوئی کہ اس وقت یہ نماز اتری ہی نہ تھی۔ آپ کی وفات کے بعد اس کا حکم نازل ہوا ہے۔"[1]

تدفین

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو **مکہ مُکَرَّمہ** زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں واقع **حَجُوْن**[2] کے مقام پر دفن کیا گیا۔ حُضُور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بہ نفسِ نفیس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی قبر میں اترے[3] اور اپنے مقدس ہاتھوں سے دفن فرمایا۔

1... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۳٦۹.

2 "حَجُون" مکہ مُکَرَّمہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے بالائی حصے میں واقع ایک پہاڑ ہے، اس کے پاس اہلِ مکہ کا قبرستان ہے۔ [معجم البلدان، حرف الحاء والجیم...الخ، ۲/ ۲۲۵] اب اسے جَنَّتُ الْمَعْلٰی کہا جاتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرتِ علّامہ ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: جَنَّتُ الْبَقِیْع کے بعد جَنَّتُ الْمَعْلٰی دنیا کا سب سے افضل قبرستان ہے۔ یہاں اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر اور کئی صحابہ و تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اولیاء و صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے مزاراتِ مقدسہ ہیں۔ اب ان کے قبے (یعنی گنبد) وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں اور مزارات مسمار کر کے ان پر راستے نکالے گئے ہیں۔ [رفیق المعتمرین، ص ۱۲۳] الامان والحفیظ

3... شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب، المقصد الاول، وفاۃ خدیجۃ وابی طالب، ۲/ ۴۹.

حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جنتی محل میں

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا: ''میں نے انہیں خول دار (اندر سے خالی) موتی سے بنے گھر میں دیکھا ہے جو جنتی نہروں میں سے ایک نہر پر واقع ہے، اس میں کوئی لغو (بے کار) شے ہے نہ کسی قسم کی تکلیف۔''[1]

غموں اور پریشانیوں کا سال

چونکہ حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور ابوطالِب نے زندگی کے ہر ہر موڑ پر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُصرت واِعانت (مدد) کی تھی اور ہر طرح کے مشکل و کٹھن اوقات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا تھا لہٰذا چند روز کے فاصلے سے یکے بعد دیگرے ان کا انتقال کر جانا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بہت ہی جاں گُداز اور رُوح فَرسا حادِثہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سال کو غم واَلَم کا سال قرار دیا چنانچہ روایت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے عامُ الْحُزْن (غم کا سال) کا نام دیا۔[2]

--*-*-*

1 ... المعجم الکبیر للطبرانی، مناقب خدیجۃ رضی اللہ عنہا...الخ، ۹/۳۹۵، الحدیث: ۱۸۵۴۰.

2 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۳۵.

سیّدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہ خوش نصیب اور بلندرتبہ خاتون ہیں جنھوں نے کم بیش 25 برس تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہنے کی سعادت حاصِل کی اور سِوائے حضرتِ سیّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کہ وہ حضرتِ ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پیدا ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلادِ اَطہار اِنھیں سے ہوئی[1] آپ مؤمنین کی سب سے پہلی ماں اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون ہیں۔ شہنشاہِ ذی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح میں آنے سے پہلے دو مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح ہو چکا تھا، پہلے ابوہالہ بن زُرارہ تمیمی سے ہوا۔[2] ابوہالہ سے دو فرزند ہِنْد اور ہالہ پیدا ہوئے۔[3]

حضرتِ ہند بن ابوہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

صحابیِ رسول ہیں، غزوۂ بدر اور ایک قول کے مُطابق غزوۂ اُحُد میں شریک

---

1 ... فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ١٧٢/٧، تحت الحدیث: ٣٨١٨، ملتقطًا.

2 بعض روایات میں ہے کہ پہلے عتیق بن عابد مخزومی سے ہوئی اس کی وفات کے بعد ابوہالہ بن زرارہ تمیمی سے۔ دیکھئے: [المعجم الکبیر للطبرانی، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ...الخ، ٣٩٢/٩، الحدیث: ١٨٥٢٢]

3 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ...الخ، ٤٠٢/١.

ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ سے رِوَایَت کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں: میرے ماموں نے مجھ سے بیان کیا، کیونکہ حضرتِ ہند رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت فصیح و بلیغ اور اوصاف بیان کرنے کے بہت ماہر تھے، فرمایا کرتے تھے کہ والِد، والِدہ، بھائی اور بہن کے اعتبار سے مجھے سب سے زیادہ بزرگی حاصِل ہے کیونکہ میرے والِد رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بھائی حضرتِ قاسم، بہن حضرتِ فاطمہ اور والِدہ حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔ جنگِ جمل میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔[1]

حضرتِ ہالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہ بھی ایمان لاکر شرفِ صحابیت سے مُشَرَّف ہوئے۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان سے بہت محبت تھی، مروی ہے کہ ایک دفعہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے تھے کہ یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو انہیں سینۂ اقدس سے لگا کر بغایتِ محبت فرمایا: "ہالہ...! ہالہ...! ہالہ...!"[2]

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الاول، تزویجه علیه السلام خدیجة، ۱/ ۳۷۳، ملتقطًا

2 ... المعجم الاوسط، باب العین، من اسمه علی، ۳/ ۳۷، الحدیث: ۳۷۹٤ .

حضرتِ ہِندہ بنتِ عَتیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

ابوہالہ کی موت کے بعد حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عتیق بن عابِد مخزومی سے نِکاح فرمایا، اس سے ایک لڑکی ہِندہ پیدا ہوئی،[1] یہ بھی ایمان لائیں اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت کا شرف پایا۔[2]

حضرت خدیجہ سے رسولِ خدا کی اولادِ پاک

سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے اور چار شہزادیاں تھیں اور سِوائے حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سب اولاد حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہوئی۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا قاسِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

رسولِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے پہلے فرزند ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کنیت ”ابو القاسم“ انہیں کی نسبت سے ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت فرمانے سے پہلے پیدا ہوئے اور وہ پہلے فرزند ہیں جنھوں نے اولادِ اطہار رَضِیَ

---

1 ... المواهب اللدنية، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۱/ ۴۰۲.

2 ... شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الاول، تزوجه علیه السلام خدیجة، ۱/ ۳۷۴.

3 ... المواهب اللدنیه، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولاده الکرام...الخ، ۱/ ۳۹۱.

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سب سے پہلے انتقال فرمایا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ الله رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ **مکہ مُکَرَّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں بعدِ ظُہورِ اسلام پیدا ہوئے اور عہدِ طفولیت میں ہی انتقال فرما گئے۔[2] صحیح قول کے مطابق طَیِّب وطاہِر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لقب ہیں۔[3]

حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سب سے بڑی ہیں، مروی ہے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مُبارک 30 برس تھی اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت ہوئی، زمانہ اسلام پایا اور مُشَرَّف بہ اِسلام بھی ہوئیں، غزوۂ بدر کے بعد **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت کی، اپنے خالہ زاد حضرتِ ابو العاص بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئیں، آٹھ۸ ہجری کے شروع میں انتقال فرمایا اور دارِ فنا (دنیا) سے دارِ بقا (آخرت) کی طرف روانہ ہوئیں۔[4] آپ کے ہاں ایک بیٹے حضرتِ علی بن ابو العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ایک بیٹی

---

1 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولادِ کرام، ۲/ ۴۵۱، ملتقطاً.

2 ... المرجع السابق.

3 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام...الخ، ۱/ ۳۹۷.

4 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام...الخ، ۴/ ۳۱۸، ملتقطًا.

حضرتِ امامہ بنتِ ابو العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی وِلادت ہوئی۔[1]

حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا

جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مُبارک 33 سال تھی تب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی وِلادت ہوئی، حضرتِ عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ نِکاح ہوا۔[2] حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جس دن جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خوش خبری لے کر **مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچے اسی دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے 20 برس کی عمر پاکر انتقال فرمایا۔[3] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شکمِ اطہر سے حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایک فرزند حضرتِ عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا ہوئے، چار ہجری میں ان کا بھی انتقال ہوگیا۔[4]

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا

حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے انتقال فرمانے کے بعد ربیع الاوّل تین۳ ہجری میں حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نِکاح کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ

---

1 ...المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام...الخ، ١/٣٩٢، ملتقطًا
2 ...المرجع السابق.
3 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ...الخ، ٤/٣٢٤، ملتقطًا
4 ...امتاع الاسماع، فصل فی ذکر ابناء بنات...الخ، ٥/٣٥٥، ملتقطًا.

تَعَالٰی عَنْہُ کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ شعبان المعظم، ۹ہجری میں انتقال فرمایا اور رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1]

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایک قول کے مُطابق سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی شہزادی ہیں، رمضان المبارک ۲ہجری میں حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح ہوا اور ماہِ ذوالحجۃ الحرام میں رخصتی ہوئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تین صاحبزادگان حضرتِ حسن، حضرتِ حسین، حضرتِ محسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور تین صاحبزادیوں حضرتِ زینب، حضرتِ اُمِّ کلثوم اور حضرتِ رقیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی وِلادت ہوئی۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیائے ظاہر سے پردہ فرمانے کے ۶چھ ماہ بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی انتقال ہوگیا۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فضائل آسمان کے تاروں، ریت کے ذروں اور پانی کے قطروں کی طرح بے شمار ہیں، بخاری شریف کی حدیث ہے کہ سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ وَاِنِّیْ

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ الکرام...الخ، ۴/۳۲۶ و ۳۲۷، ملتقطاً.

2 ...الاکمال فی اسماء الرجال، ۷۱۸-فاطمة الکبریٰ، ص۸۷.

اَکْرَہُ اَنْ یَّسُوْءَ ھَا بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کوئی تکلیف پہنچے۔[1]

ع نبی کی لاڈلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قابلِ رشک موت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فُیُوضِ صحابہ وصحابیات وغیرہ اَخیارِ امت سے فیض یاب ہونے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس مَدَنی ماحول کی برکت سے عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور ان صالحینِ اُمَّت کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کا ذہن بنتا ہے، آیئے! **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر صحابہ وصالحین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن سے فیض یاب ہونے والی ایک اسلامی بہن کی قابلِ رشک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے اور جھومئے، چنانچہ مرکز الاولیا (لاہور) کی ایک ذِمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میری والِدہ ایک عرصے سے گُردوں کے مرض میں مبتلا تھیں۔ ربیع النُّور شریف کے پُرنور مہینے

---

1 ...صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ذکر اصھار...الخ، ص ۹٤٥، الحدیث: ۳۷۲۹.

2 ...دیوانِ سالک، ص ۳۴.

میں پہلی مرتبہ ہم ماں بیٹی دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے اللّٰہ اللّٰہ اور مرحبا یامصطفےٰ کی پُرکیف صداؤں سے گونجتے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوئیں۔ شرعی پردہ کرنے کے لئے مَدَنی بُرقع پہننے، آئندہ بھی سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے اور مزید اچھی اچھی نیتیں کر کے ہم دونوں گھر لوٹ آئیں۔ رات کے وقت امی جان کو یکایک دل کا دَورہ پڑا، سنّتوں بھرے اجتماع میں گونجنے والی اللّٰہ اللّٰہ کی مسحور کُن صداؤں کا نشہ گویا ابھی باقی تھا شاید اسی لئے میری امی جان اپنی زندگی کے آخری تقریباً 25 مِنَٹ اللّٰہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا وِرْد کرتی رہیں اور پھر... پھر... اُن کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔

ع عَفْو فرما خطائیں مری اے عَفُو!
شوق و توفیق نیکی کی دے مجھ کو تُو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ھُو
عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

--*-*-*

1 ... اسلامی بہنوں کی نماز، ص۲۷۹، ملتقطاً.

فہرست

✳-✳-✳-✳-✳

مآخذومراجع

نمبر شمار	کتاب مصنف / مؤلف مع سن وفات	ناشر مع سن طباعت
*	القرآن الکریم کلامِ باری تعالیٰ	*-*-*-*
1	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
2	خزائن العرفان مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
3	صحیح البخاری امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
4	صحیح مسلم امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
5	سنن ابن ماجۃ امام ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینی، متوفی ۲۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء
6	سنن الترمذی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
7	المعجم الاوسط امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر، عمان ۱۴۲۰ھ

8	المعجم الکبیر امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2007ء
9	السنن الکبریٰ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
10	السنن الکبریٰ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
11	المسند امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
12	الادب المفرد امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۰ھ
13	فتح الباری حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار السلام، الریاض ۱۴۲۱ھ
14	مراۃ المناجیح حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
15	الاکمال فی اسماء الرجال امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
16	معرفۃ الصحابۃ امام احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الوطن للنشر ۱۴۱۹ھ
17	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ابن عبد البر یوسف بن عبد اللہ قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الجیل بیروت ۱۴۱۲ھ

18	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	المکتبۃ التوفیقیۃ
19	اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ابن اثیر عز الدین علی بن محمد جزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
20	السیرۃ النبویۃ ابو بکر محمد بن اسحاق مدنی، متوفی ۱۵۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
21	السیرۃ النبویۃ ابو محمد جمال الدین عبد الملک بن ہشام حمیری، متوفی ۲۱۳ھ	دار الفجر للتراث القاہرہ ۱۴۲۵ھ
22	دلائل النبوۃ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار النفائس ۱۴۰۶ھ
23	دلائل النبوۃ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
24	شرف المصطفٰی ابو سعد عبد الملک بن ابو عثمان نیشاپوری، متوفی ۴۰۶ھ	دار البشائر الاسلامیۃ ۱۴۲۴ھ
25	الوفا باحوال المصطفی جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۳۲ھ
26	سبل الھدی والرشاد امام محمد بن یُوسُف شامی، متوفی ۹۴۲ھ	لجنۃ احیاء التراث الاسلامی ۱۴۱۸ھ
27	تاریخ مدینہ ودمشق ابن عساکر علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر للطباعۃ والنشر ۱۴۱۵ھ

28	سیر اعلام النبلاء امام شمس الدین محمد بن احمد ذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	مؤسسة الرسالة بیروت ۱۴۰۲ھ
29	طبقات الکبریٰ امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد ہاشمی، متوفی ۱۶۸ھ	دار الکتب العلمية بیروت ۱۴۱۰ھ
30	مواهب اللدنية شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمية بیروت 2009ء
31	شرح الزرقانی علی المواھب امام محمد بن عبد الباقی زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمية بیروت ۱۴۱۷ھ
32	السیرۃ الحلبية امام ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمية بیروت 2008ء
33	امتاع الاسماع تقی الدین احمد بن علی مقریزی، متوفی ۸۴۵ھ	دار الکتب العلمية بیروت ۱۴۲۰ھ
34	مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریة الرضویة لاھور
35	تاریخ الخمیس شیخ حسین بن محمد دیار بکری، متوفی ۹۶۶ھ	مؤسسة شعبان بیروت
36	نسب قریش ابو عبد اللہ مُصْعَب بن عبد اللہ زُبَیری، متوفی ۲۳۶ھ	دار المعارف قاھرہ
37	اخبار مکة ابو ولید محمد بن عبد اللہ ازرقی، متوفی ۲۵۰ھ	مکتبة الاسدی ۱۴۲۴ھ

38	اخبار مکۃ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق فاکہی، متوفی ۲۷۲ھ	دار خضر بیروت ۱۴۱۴ھ
39	معجم البلدان شہاب الدین یاقوت بن عبداللہ حموی، متوفی ۶۲۶ھ	دار صادر بیروت ۱۳۹۷ھ
40	الایضاح فی مناسک الحج و العمرۃ امام محی الدین یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار البشائر الاسلامیۃ ۱۴۱۴ھ
41	بہارِ شریعت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
42	اسلامی بہنوں کی نماز امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
43	فتاویٰ رضویہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
44	حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
45	ذوقِ نعت شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۲۶ھ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۲۸ھ
46	دیوانِ سالک حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
47	بہارِ عقیدت سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی	

48	برہانِ رحمت محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری	رضا اکیڈمی لاہور ۱۴۲۵ھ
49	وسائلِ بخشش امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
50	شاہنامۂ اسلام ابو الاثر حفیظ جالندھری	الحمد پبلی کیشنز لاہور

* * * * *

آیۃ الکرسی کی تین۳ برکات

جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کو حسبِ ذیل برکتیں نصیب ہوں گی:

(۱)... وہ مرنے کے بعد جنت میں جائے گا۔

(۲)... وہ شیطان اور جن کی تمام شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

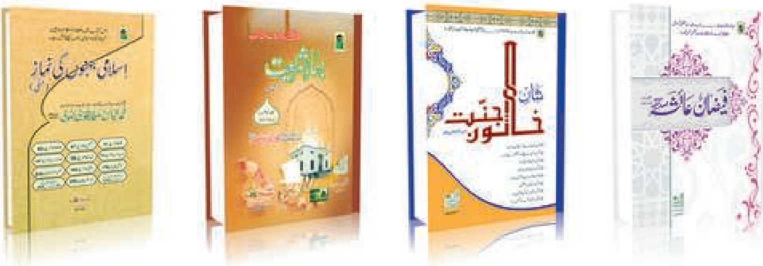
(۳)... اگر محتاج ہو گا تو چند دنوں میں اس کی محتاجی اور غریبی دُور ہو جائے گی۔ (جنتی زیور، ص۵۸۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-405-9
0125118

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net